بحث و تحیص حضرت مولانا سعید الدین صاحب شیر کوٹی پشاور

قابل توجہ ارباب علم و اصحاب فتویٰ

بیمۂ زندگی کی حقیقی صورتِ حال

"الحق" میں بیمۂ زندگی کے متعلق مضمون نظر سے گذرا۔ یہ مسئلہ اپنی گوناگوں اقسام پیچیدہ نوعیت اور بیمے کی حقیقت کما حقہ' واضح نہ ہو سکنے کی بنا پر ابھی تک تنقیح طلب ہے۔ گذشتہ دنوں مجھے اس مسئلے کے مطالعے اور معلومات کی نوبت آئی۔ میرے خیال میں اولاً اس چیز کی ضرورت ہے۔ کہ بیمے کی حقیقی صورت حال اور اصل صورتِ مسئلہ واضح طور پر سامنے آجائے۔ جس کے بعد اسکی شرعی حیثیت کا تعین سہل ہو جائے گا۔ اور صحیح نتیجہ اخذ کیا جا سکے گا۔ سطور ذیل میں مَیں "بیمۂ زندگی" کے متعلق اپنی معلومات کا خلاصہ پیش کئے دیتا ہوں۔ جو بیمہ کمپنیوں کے قواعد و طریق عمل کا بغور مطالعہ کرنے، بیمہ کے نظام پر نظر ڈالنے اور بعض بیمہ کمپنیوں کے ذمہ دار اشخاص سے تبادلۂ خیال اور حقیقی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کے نتیجے میں مجھے حاصل ہوئی ہیں۔ بالاختصار و بلا تبصرہ صورتِ مسئلہ یہ ہے:

(ا) ا۔ انشورنس کمپنیاں بیمہ کرانیوالے کو اپنے ادارے کا سرمایہ کار اور حصّہ دار تصوّر کرتی ہیں۔ اور اپنے حصّہ داروں کو ضوابط کے تحت تکلیف اور دشواری کے وقت امداد دینے کا مقصد بھی پیش نظر رکھتی ہیں۔ اور ایک منظم طریق کار کے تحت امداد دے سکنے کی صورت پیدا کرتی ہیں۔ بایں طور کہ کچھ رقم زر بیمہ کے علاوہ ہر قسط کے ساتھ ہر رکن (حصّہ دار) سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور کچھ رقم کمپنی کے تجارتی منافع میں سے حسب ضوابط و قبولیت ارکان لی جاتی ہے۔ یوں گویا تمام ارکان کے اشتراک سے ایک "امدادی مد" قائم ہو جاتی ہے۔ جس سے خاص حالتوں میں مقررہ ضوابط کے مطابق اپنے ارکان کو سہولت و امداد پہنچائی جاتی ہے۔ یہ گویا کمپنی کے کام کا ایک امدادی پہلو ہے۔ جس کو کمپنی کی تجارت کے منافع سے اور ارکان سے اس مقصد کیلئے حاصل شدہ "زائد رقم" سے مرتب کیا گیا ہے۔

ب ۔ بیمہ کمپنیاں اپنے ارکان کی رقوم ایک معینہ مدت اور ضابطے کے تحت لیتی ہیں۔

تجارت میں لگاتی ہیں۔ اور منافع دیتی ہیں۔ لیکن شرح منافع پہلے سے متعین و مقرر نہیں ہوتی۔ کسی سال کا منافع کم ہوتا ہے۔ کسی سال کا زائد۔ یہ دوران سال کمپنی کی تجارت سے حاصل ہونیوالے نفع کی کمی بیشی پر منحصر ہوتا ہے۔

ج۔ ہر سال کے اختتام پر کمپنی کے حاصل کردہ منافع کی بناء پر حصہ داروں کو پہنچنے والے نفع کی نسبت و شرح کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حصہ داروں کو اس نسبت و شرح سے نفع ملا۔ یہ قبل از وقت کسی شرح منافع کا تعین نہیں ہوتا۔ بلکہ حاصل شدہ نفع کی شرح کا اعلان و بیان ہوتا ہے۔

د۔ رقم بیمہ (سرمایہ) کے تفاوت کے مطابق حصہ منافع بھی حسب نسبت متفاوت ہوتا ہے۔

ھ۔ کمپنی اپنا تمام منافع پورے طور پر شرکاء میں تقسیم نہیں کرتی بلکہ ایک مقررہ نسبت "امدادی مد" کیلئے وضع کی جاتی ہے۔ جس کا ذکر شق ا میں بھی کر چکا ہوں۔

و۔ بیمہ کمپنیوں کے کاروبار بہت وسیع پیمانے، مملکتی اعانت اور بڑے وسائل کے تحت عمل میں آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سرمائے کی ایک خاصی مقدار "سرمایۂ محفوظ" کی صورت میں حکومتی تحویل میں رکھی جاتی ہے۔ تاکہ نقصان اور خسارے کی صورت میں کام آئے، اس لئے صرف بہت ہی عظیم تجارتی حادثات و بحران کی صورت میں نقصان کی نوبت آتی ہے۔ ورنہ نفع ہی زیادہ متیقن ہوتا ہے۔

ز۔ تاہم امکان خسارے کا بھی ہے۔ ایسی صورت میں کہ کمپنی خسارے کی زد میں آجائے اور دیوالیہ ہی ہو جائے تو اس نقصان میں بھی حصہ داروں اور بیمہ کرانے والوں کو شریک ہونا پڑتا ہے۔ اور کمپنی کی بچی بچائی مالیت ہی ارکان میں باعتبار تفاوت نسبت مالیت ارکان، ارکان میں تقسیم ہو گی۔ جیسے بنک وغیرہ فیل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔

ح۔ بیمۂ زندگی میں یہ بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ منافع کو سود کے شبہ کی بناء پر چھوڑ دیا جائے۔ اور بیمہ کرانے والا ایک مقررہ مدت تک واپس نہ لینے کی شرط پر رقم جمع کراتا رہے۔ اور متعینہ زائد رقم (جو امدادی مد میں کام آتی ہے۔) دیتا رہے۔ تو اسے بھی "امداد" کی سہولت دی جائے گی۔ کیونکہ امدادی سکیم کا رکن یہ بھی ہے۔

(۲) ا۔ قمار میں رقم کا ملنا مجہول صورت پر موقوف ہوتا ہے۔ اور شرط طرفین سے ہوتی ہے لیکن بیمۂ زندگی میں صورت معاملہ معلوم ہے۔ اور طرفین سے شرط نہیں ہے۔ صرف یکطرفہ صورت ہے۔ کہ اگر بیمہ کرانے والا دوران حصہ داری فوت ہو گیا تو کمپنی اپنے اقرار معاونت کے تحت مقررہ رقم ادا کرے گی۔ اس کے برعکس اگر بیمہ کرانے والا فوت نہ ہوا تو اُسے کوئی رقم دینی اور خسارہ اٹھانا نہیں پڑتا۔

ب۔ حادثات، آتشزدگی اور مال وغیرہ کا بیمہ بیشک طرفین سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں امر اتفاقی پر فریقین میں سے ایک کو بے وجہ نقصان اور دوسرے کو بغیر جائز استحقاق کے نفع پہنچتا ہے۔ یہ صورت قمار ہے۔

(۳) بصورت فوتیدگی رقم پانے کے لئے جس شخص کو نامزد کیا جاتا ہے۔ اگر بیمہ کرانے والا شرعی قانونِ وراثت اور ورثاء کے حقوق کا لحاظ رکھے تو بیمہ کمپنی کے ضوابط کی طرف سے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ اس لئے کہ :۔

ا۔ شخص مذکور ورثاء ہی میں سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اور اس نامزد شخص کی حیثیت بیمہ کرانے والے کے معتمد اور وکیل و وصول کنندہ کی بھی ہو سکتی ہے۔ اُسے رقم کا مالک اصلی ہی قرار دینا ضروری نہیں۔

ب۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک ہی شخص کو نامزد کیا جائے۔ کئی اشخاص (ورثاء) کو بھی نامزد کیا جا سکتا ہے۔

ج۔ کمپنی نامزدگی اس بناء پہ کرواتی ہے۔ کہ بروقت امداد کا مقصد بآسانی حاصل ہو سکے اور پسماندگان کو قانونی اشکالات کی وجہ سے امدادی رقم حاصل کرنے میں دشواری پیش نہ آئے اب یہ بیمہ کرانے والے کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ صحیح معتمد کو نامزد کرے اور معتمد کا فرض ہے۔ کہ حق شناسی اور حدودِ شرعی کا پابند رہے۔

(۴)۔ بیمہ کمپنیوں کے کاروبار (جن میں کمپنیاں روپیہ لگاتی ہیں) بیشک سودی لین دین اور بنوعیت قمار وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ جو حرام و ناجائز ہیں۔ اس سلسلے میں دو امور غور طلب ہیں :۔

ا۔ اگر رقم دینے والا تجارت کے نفع میں شریک نہ ہو تو بھی اس کی کمپنی میں شرکت معاونت علی الاثم ہوگی یا نہیں ؟ اگر نہیں تو "بلا نفع بیمۂ زندگی" درست قرار پا سکتا ہے۔ ؟

ب۔ اگر شرکت منافع کے بغیر بھی شرکت ناجائز ہے۔ تو بنک میں بلا سود حساب کھولنے کا حکم کیا ہے۔ ؟ کیونکہ بنک میں جمع کرائی جانے والی رقوم بھی ناجائز کاروبار میں لگائی جاتی ہیں۔

امید ہے۔ ان تصریحات و معلومات سے اہل علم کو بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت متعین کرنے میں مدد مل سکے گی۔ اور اس باب میں قطعی حکم لگایا جا سکے گا۔